## ایس ایم ای فنانس میلہ

## ایم ڈی، ایس بی پی بی ایس سی جناب قاسم نواز کا خطاب

## گوجرانوالہ

## 19 اپریل 2016ء

**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**

**معزز مہمانان کرام، خواتین وحضرات!**

**السلام علیکم، صبح بخیر!**

آج گوجرانوالہ میں ایس ایم ای فنانس میلے میں شرکت میرے لیے انتہائی مسرت کا باعث ہے۔ سب سے پہلے میں اس تقریب کو کامیاب بنانے پر گوجرانوالہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، سمیڈا، گوجرانوالہ بینکرز کلب، بینکوں، تجارتی تنظیموں، تعلیمی اداروں کے نمائندوں اور ایس ایم ای مالکان کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ آپ سب کو شرکت پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اس تقریب کے کامیاب انعقاد پر ہمارے گوجرانوالہ کے فیلڈ آفس اور ہیڈ آفس کراچی میں ڈویلپمنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ کی کوششوں پر انہیں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گوجرانوالہ کا یہ میلہ ایس بی پی بی ایس سی کی جانب سے ملک کے تمام ایس ایم ای مراکز میں منعقد ہونے والے میلوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ان میلوں کا مقصد یہ ہے کہ ایس ایم ای شعبے کو درپیش مسائل سے آگاہی حاصل کی

جائے، اوراسٹیٹ بینک آف پاکستان کی تیار کی ہوئی ایس ایم ای اسکیموں اور کامیاب حکمت عملیوں پر غور کر کے اُن سے سیکھا جائے۔

یہ تقریب علاقہ گوجرانوالہ کے ایس ایم ای مالکان اور شرکا کے لیے ایک سنہری موقع ہے کہ وہ فنانسنگ کے دستیاب ذرائع اور مواقع کے بارے میں آگاہی حاصل کریں تاکہ وہ اپنے کاروبار کو توسیع دے سکیں، جس سے پاکستان میں ایس ایم ای شعبے کو ترقی دینے میں مدد ملے گی۔ میں خاص طور پر ایس ایم ای کاروبار کے مالکان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس تقریب میں شرکت کے لیے وقت نکالا ہے۔

میں آپ کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ یہ رواں سال کے دوران منعقد ہونے والا ایس ایم ای فنانس کا چوتھا میلہ ہے اور آئندہ چند ماہ میں حیدرآباد اور فیصل آباد میں بھی ایس ایم ای فنانس میلوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ہم رواں مالی سال کے دوران سیالکوٹ، ملتان اور لاہور میں ایس ایم ای فنانس کے تین میلے منعقد کر چکے ہیں۔ فروری 2016ء میں سمیڈا، سولہ بینکوں اور ویمن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری پشاور کے اشتراک سے پشاور میں ایک معلوماتی interactive session بھی منعقد کیا گیا۔ اسی طرح دوروزہ بینکاری نمائش 23اور 24 ستمبر 2011ء کو گوجرانوالہ بزنس سینٹر میں منعقد کی گئی تھی۔ اس نمائش کا مقصد عوام میں مالی خواندگی اور آگاہی بڑھانا تھا، اس کے علاوہ یہ بھی تھا کہ جو لوگ ایس

ایم ای، زرعی قرضے اور اسلامی بینکاری کے حوالے سے ممکنہ کسٹمر بن سکتے ہیں ان کی معلومات بینکاری کی مصنوعات کے بارے میں بڑھائی جائیں۔ بینکاری مصنوعات کی نمائش کے لیے وہاں 30 بینکوں کے اسٹال لگائے گئے تھے جن میں روایتی بینک، اسلامی بینک، تخصیصی (specialized) اور مائکروفنانس بینک شامل تھے۔

پاکستان کے 2005 Economic Census کے مطابق پاکستان کے ایس ایم ای شعبے میں 3.2 ملین سے زائد کاروباری ادارے کام کررہے ہیں اور اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ ایس ایم ایز کی موجودہ تعداد اس سے تجاوز کرچکی ہوگی۔ان میں سے بیشتر کاروباری ادارے ایس ایم ایز پر مشتمل ہیں اور ملک کی جی ڈی پی میں ان کا حصہ 30 فیصد ہے۔ یہ شعبہ غیر زرعی افرادی قوت کے 78 فیصد سے زائد کو روزگار فراہم کرتا ہے اور اس سے 25 فیصد برآمدی آمدنی حاصل ہوتی ہے ۔اس سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ ہماری معیشت میں ایس ایم ای کے شعبے کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ تاہم اس کی ہمہ گیر افادیت کے باوجود یہ شعبہ بڑی حدتک مالی لحاظ سے پسماندہ ہے، جس کی عکاسی ایس ایم ای پورٹ فولیو میں کمی سے ہوتی ہے جو 2007ء کے 408ارب روپے سے کم ہوکر 2015ء میں 305ارب روپے رہ گیا ہے۔ تاہم یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ کمی کے رجحان میں تبدیلی آنا شروع ہوگئی ہے جو بینکاری صنعت کے ایس ایم ای پورٹ فولیو میں 6 فیصد شرحِ نمو سے ظاہر ہے جو دسمبر 2014ء تا دسمبر 2015ء کے دوران 288ارب روپے سے بڑھ کر 305ارب

روپے تک پہنچ چکا ہے۔

گوجرانوالہ کا علاقہ ایس ایم ایز کا مرکز ہے کیونکہ صرف گوجرانوالہ ضلع ہی میں 6000 سے زائد ایس ایم ایز کام کر رہی ہیں۔ جبکہ ان کے علاوہ تقریباً 15,000 گھریلو صنعتیں بھی کام کر رہی ہیں۔ یہ ایس ایم ایز کئی اقسام کی مصنوعات تیار کرتی ہیں، جیسے پنکھے، واشنگ مشینیں، فرشی ٹائلیں، مٹی کے ظروف، برتن، سینیٹری کا سامان اور انھیں نصب کرنے کے آلات، ہلکی انجنیئرنگ مصنوعات، پلاسٹک، لکڑی اور دھات کے فرنیچر وغیرہ۔ ان میں سے بہت سے برآمد بھی کیے جاتے ہیں۔ زرعی اعتبار سے چاول اس علاقے کی اہم فصل ہے۔ اس ضلع میں چاول کی پراسیسنگ کے بھی کئی کارخانے کام کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہماری کوشش ہے کہ ایس ایم ای شعبے کو مالی خدمات کی فراہمی میں اضافہ کیا جائے، اس شعبے کی مالی ضروریات پوری کرنے کے سلسلے میں ہمیں طلب اور رسد دونوں پہلوؤں سے بہت سی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ یہ شعبہ اِس وقت جن دشواریوں کا سامنا کر رہا ہے، وہ یہ ہیں:

* ایس ایم ای کو high risk والے منصوبے تصور کیا جاتا ہے
* بینک اور ترقیاتی مالی ادارے اپنی مصنوعات میں جدت طرازی پر کم توجہ دیتے ہیں
* بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں میں ایس ایم ای مالیات کے ماہرین کی تعداد کم ہے

* ناکافی کریڈٹ اسکورنگ، مالی رقوم کی بنیاد پر قرضہ، منصوبے پر مبنی قرضہ

* ایس ایم ای کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لین دین کی بلند لاگت

* اطمینان بخش کاروباری منصوبوں، اکاؤنٹنگ اور دیگر معلومات کا فقدان

* رہن کے طور پر رکھنے کے لیے ناکافی اثاثے

* مختلف بینکاری خدمات کے بارے میں ناکافی مالی آگاہی

ایس ایم ای شعبے کو ترقی دینے میں اسٹیٹ بینک کے ساتھ تعاون کی غرض سے ایس بی پی بی ایس سی اپنا مقررہ فریضہ فعالیت کے ساتھ ادا کررہا ہے اور وہ فریضہ ہے اسٹیٹ بینک کے اُن پالیسی امور اور اقدامات کی نیچے تک ترسیل جو ایس ایم ای قرضوں، نیز دوسرے شعبوں زرعی قرضہ، مائکروفنانس، اسلامی بینکاری اور مکاناتی قرضے کے فروغ کی خاطر کیے جائیں۔ ان پالیسیوں اور اقدامات کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان شعبوں کا اثرورسوخ، شمولیت، کارگزاری، اور رسائی بہتر بنائی جائے۔ اس سلسلے میں مختلف شہروں میں مختلف شعبوں کے لیے آگاہی اور استعداد بڑھانے کے بہت سے منصوبے تیار کیے گئے ہیں۔ اب میں آپ کو ان اہم سرگرمیوں اور اقدامات کے بارے میں بتانا چاہوں گا جو ایس بی پی بی ایس سی نے ملک بھر میں ایس ایم ای قرضوں اور شمولیت کے لیے کیے ہیں :

* ایس بی پی بی ایس سی 2010ء سے ''ایس ایم ای کریڈٹ گارنٹی اسکیم'' پر کامیابی کے ساتھ

عمل درآمد کر رہی ہے، اور دسمبر 2015ء تک وہ 16 ہزار سے زائد قرض گیروں کے 5 ارب روپے قرضوں کو ضمانتی تحفظ فراہم کر چکی ہے جبکہ اس تحفظ کی مجموعی حد 8.4ارب روپے ہے۔

* ایس ایم ای جدت طرازی اسکیم (SME Modernization Scheme) کے تحت ایس بی پی بی ایس سی، ری فنانس سہولت بھی فراہم کر رہی ہے، جس کے تحت ایس ایم ای قرض لینے والے افراد اپنے پلانٹ اور مشینری کو جدید بنانے کے لیے رعایتی قرض حاصل کر سکتے ہیں۔

* برآمدی مالکاری اسکیم (Export Finance Scheme) کے تحت ایس ایم ای شعبے کو خصوصی ترغیبات دی گئی ہیں جس سے مالی سال 15-2014ء میں 14.38ارب روپے کے رعایتی قرضے تقسیم ہوئے تاکہ معیشت کے اس اہم شعبے کی برآمدات میں اضافہ کیا جائے۔ گوجرانوالہ کے علاقے میں مالی سال 15-2014ء میں برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت ایس ایم ای کو 497 ملین روپے کے قرضے دیے گئے۔

* ایس ایم ای کے لیے اسٹیٹ بینک کی پالیسیاں اور اقدامات سے آگاہ کرنے کی خاطر بی ایس سی کے 13 فیلڈ دفاتر میں ایس ایم ای فنانس فوکس گروپس کے ششماہی اجلاس منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان اجلاسوں کے موقع پر آرا حاصل کی جاتی ہیں، اور اہم متعلقہ علاقائی فریقوں کے ساتھ مسائل پر گفت وشنید کی جاتی ہے تاکہ انہیں حل کیا جا سکے۔ ان اجلاسوں میں بینکوں، مقامی چیمبر، اسمیڈا کے نمائندے اور ماہرین تعلیم سرگرمی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

*		ایس ایم ای کے قرضے لینے والے عام طور پر غیر رسمی مارکیٹ میں کام کر رہے ہوتے ہیں، ان کے پاس دستاویزات کا فقدان ہوتا ہے اور حسابات میں بھی یکسانیت نہیں ہوتی۔ وہ مخصوص پالیسیوں اور اسکیموں سے اکثر ناواقف ہوتے ہیں حالانکہ وہ اُن کو سہولت دے سکتی ہیں۔ ان چیزوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر میں متعلقہ مقامی فریقوں کے اشتراک سے باقاعدگی سے آگاہی سیشن منعقد کیے جاتے ہیں۔ آج اس تقریب میں شرکا کی تعداد ثابت کرتی ہے کہ یہ پروگرام پالیسیوں کے ابلاغ کا مؤثر ذریعہ ہیں، نیز اس صنعت کے ارکان کے درمیان رابطے بہتر بنانے میں بھی مددگار رہیں۔

*		آخر میں، لیکن اہم بات یہ کہ اسٹیٹ بینک کے تعاون سے بی ایس سی، سمیڈا اور بینکاروں کی مدد سے ایس ایم ای قرض گیروں کی استعداد بڑھانے میں بھی مصروف ہے جس کے لیے وہ ان ملکی اور بین الاقوامی ماہرین کی خدمات حاصل کرتی ہے جو مالی خدمات کے اداروں کو ان کا طریقہ کار بہتر بنانے اور منافع بڑھانے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ 2015ء کے دوران استعداد اور آگاہی بڑھانے کے 25 پروگرام منعقد کیے گئے۔

خواتین وحضرات!

بینک دولت پاکستان اور بینکنگ سروسز کارپوریشن ایس ایم ای فنانسنگ کی رفتار میں حالیہ اضافے کو بہت مثبت انداز میں دیکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ کمرشل بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی مالی سال

دسمبر 2016 تک واجب الادا ایس ایم ای فنانسنگ میں 400 ارب روپے کا ہدف مختص کیے جانے کا حالیہ فیصلہ اس شعبے میں ترقی کو مزید تیز کرے گا۔ اسی حوالے سے مالی سال 06–2005ء کے لیے زرعی شعبے کے اہداف کا آغاز کیا گیا تھا اور جس نے مالی سال 06–2005ء میں 130 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 16–2015ء میں 600 ارب روپے کے شاندار اضافے کا مظاہرہ کیا۔ تاہم ہمیں اس بات سے بھی آگاہ رہنا چاہیے کہ ہمارا سفر ابھی شروع ہوا ہے۔ ہم ایس ایم ای شعبے میں ترقی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہیں اور امید ہے کہ پالیسی سازوں اور انڈسٹری بالخصوص مقامی ایوان تجارت کی مشترکہ کوششوں سے ایس ایم ای فنانسنگ جلد ہی پاکستانی بینکوں کے لیے  ایک ٹھوس، توسیع پذیر اور پائیدار کاروباری جز کے طور پر ابھر کر سامنے آئے گی۔

آخر میں، میں اس غیر معمولی تعاون کے لیے گوجرانوالہ چیمبر آف کامرس، مقامی بینکوں، تجارتی انجمنوں، سمیڈا، اور تعلیمی نمائندوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ میں تقریب کے انعقاد کے لیے ایس بی پی بی ایس سی گوجرانوالہ کی مجلس انتظامیہ اور ایس بی پی بی ایس سی ہیڈ آفس کے ڈویلپمنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ کا شکر گزار ہوں۔ تقریب کے شرکا کے لیے میں امید کرتا ہوں کہ یہ ان کے سیکھنے کے لیے یقیناً ایک اچھا تجربہ ہے، اور کاروباری برادری اور دیگر تمام متعلقہ فریقین اس تقریب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔

شکریہ!